20واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 14 اپریل 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

جی اوآر 3 شادمان لاہور میں سرکاری کوارٹرز سے متعلقہ تفصیلات

683: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیایہ درست ہے کہ جی اوآر III شادمان لاہور کے سٹاف کوارٹر کی چھتوں پر پردہ وال یا گرل نہیں لگی ہوئی جس سے الاٹیوں کے بچے گر کر زخمی بھی ہوئے ہیں ؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹاف کوارٹرز کے لئے چھتوں پر پردہ وال یا گرل لگانے کے لئے تخمینہ بناکر تعمیراتی کام شروع کرنے کی ہدایت کی گئی تھی ؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ سٹاف کوارٹرز کی چھتوں پر پردہ وال بنانے یا گرل لگانے کا ارادہ رکھتاہے اگر ہاں توکب تک ، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ متعلقہ ایس ڈی او ڈبلڈنگز کے مطابق محکمانہ ضابطہ کے مطابق چھتوں پر کوئی پردہ وال نہیں ہوتی نہ کوئی گرل یا سیڑھی ہوتی ہے ماسوائے (Perapit) وال کے جو کے صرف 2/1-1 فٹ ہوتی ہے۔

(ب) متعلقہ ایس ڈی او بلڈنگز کے مطابق ایسا کوئی بھی تخمینہ نہ ہی بناہے اور نہ ہی ایسی کوئی ہدایت جاری ہوئی ہے۔

(ج) ایسی کوئی بھی سکیم زیر غور نہ ہے، حسب ضابطہ کوارٹرز کی چھتوں پر (Perapit) وال موجود ہے جو کہ 2/1-1 فٹ ہوتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 اگست 2015)

صوبہ بھر میں اینٹی کرپشن کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

830: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ اینٹی کرپشن کے کل کتنے دفاتر ہیں، نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں اور ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے ؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ اینٹی کرپشن میں کل کتنے دفاتر ہیں، نیز یہ دفاتر کہاں کہاں پر قائم ہیں اور ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے ؟

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ اینٹی کرپشن میں کام کرنے والے سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(د) ضلع لاہور میں محکمہ اینٹی کرپشن میں کل کتنی اسامیاں ہیں، نیز ان اسامیوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیوں، وجوہات بیان کی جائیں ؟

(ہ) محکمہ اینٹی کرپشن عوام کو ریلیف دینے کے لئے کیا کیا اقدامات کر رہا ہے نیز سال 14-2013 کے دوران اس محکمے نے کل کتنے کیسز اور انکوائریاں مکمل کیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اینٹی کرپشن میں زیر التواء کیسز کی وجہ سے سائلین اور عوام میں شدید مایوسی پائی جا رہی ہے، نیز حکومت اس مایوسی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) صوبہ پنجاب میں اینٹی کرپشن کے کل 46 دفاتر ہیں۔ ایک HQ-2 فرید کوٹ ہاؤس اور ایک ریجنل HQ 6 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ ہر ڈویژن میں ایک ایک ریجنل ڈائریکٹر اور ہر ضلع میں ایک اینٹی کرپشن کا دفتر ہے۔ ان میں کل 1713 اسامیاں ہیں جن میں 1282 پر سٹاف کام کر رہا ہے باقی 431 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں اینٹی کرپشن کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ ایک ڈائریکٹوریٹ آف اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ 2 فرید کورٹ ہاؤس اور ایک ریجنل HQ 6 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور پر واقع ہے اور ان میں کل 312 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 239 افراد پر مشتمل سٹاف کام کر رہا ہے۔

(ج) ضلع لاہور اینٹی کرپشن میں کام کرنے والے سٹاف کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں اینٹی کرپشن کے دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔ ان دونوں دفاتر میں کل 312 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 73 اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ ہذا کو محکمہ پولیس اور دیگر محکمہ جات سے افراد ڈیپوٹیشن پر لینے پڑتے ہیں۔ اس ضمن میں حکومت پنجاب مختلف محکمہ جات کو خالی اسامیاں پر کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً مراسلہ جات جاری کرتی رہتی ہے۔

(ہ) محکمہ اینٹی کرپشن عوام کو ریلیف دینے کے لیے موجودہ وسائل کو استعمال کرتے ہوئے کیسز اور انکوائریوں کو میرٹ پر نبٹا رہا ہے۔ سال 2014-2013 کے دوران مکمل کیے گئے کیسز اور انکوائریوں کی تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے۔ موجودہ حکومت کی ترجیح ہے کہ سرکاری محکمہ جات میں کرپشن کا خاتمہ کیا جائے اور عوام کو فوری اور سستا انصاف مہیا کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جولائی 2015)

لاہور میں اینٹی کرپشن کے عملہ سے متعلقہ تفصیلات

831: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں اینٹی کرپشن میں عملے کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اینٹی کرپشن میں عملے کی قلت کی وجہ سے 500انکوائریاں التواء کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اینٹی کرپشن میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی 4، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی 3اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر 35 سیٹیں خالی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اینٹی کرپشن میں ریجنل ڈائریکٹر اکثر و بیشتر دفتر نہیں آتے جس کی وجہ سے متعدد کیس التوا میں پڑے رہتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اینٹی کرپشن کے ریجن ڈائریکٹر گھر میں ہی سرکاری کام سرانجام دیتے ہیں اور وہ بھی صرف ضروری کام، دیگر کام التواء میں پڑے رہتے ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر گجرات کی اسامی خالی ہے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر سیالکوٹ کی اسامی خالی ہے؟

(تاریخ وصولی 13اپریل 2015 تاریخ ترسیل 4جون 2015)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) ضلع لاہور میں اینٹی کرپشن کے عملے کی کل تعداد 312 ہے۔ جس میں سے 239اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ 73اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ اینٹی کرپشن موجودہ عملے کی خدمات استعمال کرتے ہوئے زیر التواء تمام انکوائریوں کی میرٹ کے مطابق یکسو کر رہا ہے۔ اس وقت پنجاب بھر میں 5926انکوائریاں زیر التواء ہیں۔

(ج) محکمہ اینٹی کرپشن میں ڈپٹی ڈائریکٹرز کی 32، اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی 80اور دیگر سٹاف کی مجموعی طور پر 319 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) تمام ریجنل ڈائریکٹرز وقت مقررہ پر دفتر حاضر ہوتے ہیں اور اپنا کام روزانہ کی بنیاد پر سرانجام دیتے ہیں۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و) جی ہاں۔ ڈپٹی ڈائریکٹر اینٹی کرپشن گجرات کی اسامی خالی ہے۔ جہاں کسی مناسب افسر کی دستیابی پر اسے لگا دیا جائے گا۔

(ز) جناب حسن رضا خان ڈپٹی ڈائریکٹر اینٹی کرپشن سیالکوٹ تعینات ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9جولائی 2015)

گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کے بنیوولینٹ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

859: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی BS-16 گزیٹڈ اور BS-16 نان گزیٹڈ ملازمین کی برابر ہوتی ہے نیز BS-16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کی Monthly grant, Special assistance,

Scholarships, funeral grantاور ریٹائرمنٹ پرFarewell grantکی ادائیگی جو بینوولینٹ فنڈ سے کی جاتی ہے کیا اس میں فرق ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 2014۔3۔5 کو صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ کا اجلاس ہوا تھا جس میں بورڈ نے ایک کمیٹی تشکیل دی کہ کمیٹی قوانین میں ترمیم کی سفارشات آئندہ بورڈ کے اجلاس میں پیش کرے گی اگر ہاں تو اس کمیٹی کی سفارشات کیا تھیں اور کیا ان پر عملدرآمد ہو گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے BS-16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں پائے جانے والے امتیاز کے حوالے سے رہنمائی طلب کی تھی جس کی روشنی میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Advice دی کہ BS-16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں امتیاز ختم کیا جائے جس پر محکمہ نے کہا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی رہنمائی کی روشنی میں جلد ہی قواعد میں ترمیم کر دی جائے گی؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا قواعد میں ترمیم کر دی گئی ہے اگر نہیں تو محکمہ کب تک BS-16 گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین میں پایا جانے والا تفاوت ختم کر دے گا؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2015 تاریخ ترسیل 22 جون 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) BS-16 کے تمام پنجاب گورنمنٹ ملازمین آفیسر ہیں اور ان کی بنیادی تنخواہ سے تین فیصد کے حساب سے بہبود فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ ان کی گرانٹ میں کوئی فرق نہ ہے گریڈ 16 کے ملازمین کو جو گرانٹس بہبود فنڈ سے دی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

گرانٹس	BPS-16
ماہانہ امداد	3500/- روپے
تجہیز و تکفین:	10000/- روپے
شادی گرانٹ:۔ حاضر سروس فوت شدہ	40000/- روپے 50000/- روپے
الوداعی گرانٹ	آخری بنیادی تنخواہ
سکالرشپ: برائے کلاس اول تا میٹرک (صرف فوت شدہ ملازمین کے بچوں کے لئے)	5000/- روپے
ایف۔اے، بی اے اور مساوی کلاسز	14000/- روپے
بی ایس سی (اونرز) ایم اے۔ ایم فل اور مساوی کلاسز	16000/- روپے

(ب) یہ درست ہے۔ مورخہ 2014-03-05 کو صوبائی بینوولینٹ فنڈبورڈ کے اجلاس میں تشکیل پانے والی کمیٹی کی مورخہ 2014-08-21 سفارشات (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں اور ان کی روشنی میں قوانین میں تبدیلی کا مسودہ زیر غور ہے اور جلد ہی قوانین میں تبدیلی کر دی جائے گی۔

(ج) یہ درست ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی رائے کے مطابق اب گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ کی Term ختم ہو چکی ہے اب گریڈ 1-15 آفیشل اور 16 آفیسر ہیں بہبود فنڈبورڈ اب گریڈ 16 کے ملازمین کو آفیسر تصور کرتے ہوئے گرانٹ جاری کر رہا ہے قواعد میں ترامیم مسودہ میں شامل ہے۔

(د) جواب اثبات میں ہے۔ قوانین کی تبدیلی کا یہ مسودہ زیر غور ہے اور جلد ہی قوانین میں تبدیلی کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصول جواب 17 اگست 2015)

پنجاب پبلک لائبریری سے متعلقہ تفصیلات

986: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب پبلک لائبریری لاہور کا وجود کب عمل میں آیا اور یہ کہاں واقع ہے؟

(ب) پنجاب پبلک لائبریری کتنے رقبے پر محیط ہے؟

(ج) پنجاب پبلک لائبریری میں کتنی نایاب کتابیں موجود ہیں؟

(د) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں لائبریری کا انچارج کون ہے اور اس کو حکومت کی طرف سے کون کون سی مراعات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں طالب علموں / طالبات کے بیٹھنے کے لئے کون کونسی جگہوں کو مخصوص کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2015 تاریخ ترسیل 8 اگست 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب پبلک لائبریری لاہور 1884 میں گورنر پنجاب لارڈ ایچیسن کی خواہش پر معرض وجود میں آئی۔ یہ عجائب گھر کے عقب میں لائبریری روڈ پر واقع ہے۔

(ب) پنجاب پبلک لائبریری لاہور 16.64 کنال رقبے پر محیط ہے۔

(ج) پنجاب پبلک لائبریری لاہور ملک کی سب سے بڑی اور قدیم پبلک لائبریری ہے۔ اس میں تقریباً 2500 نایاب کتب موجود ہیں۔

(د)لائبریری کاانچارج چیف لائبریرین ہوتاہے۔اس وقت مسزعذراعثمان ڈپٹی چیف لائبریرین(گریڈ19)کے پاس اضافی چارج ہے۔جوکہ گریڈ20کی پے آف دی پوسٹ لے رہی ہیں۔یہ گاڑی کے علاوہ کسی قسم کی دیگرمراعات نہیں لے رہیں۔ جبکہ تنخواہ سے اپناکنوینس الاؤنس بھی کٹواتی ہیں۔

(ہ)پنجاب پبلک لائبریری لاہورمیں درج ذیل شعبہ جات میں عام قارئین کے ساتھ ساتھ طالب علموں / طالبات کے لیے بیٹھنے کی جگہ مخصوص ہے:۔

1)شعبہ السنہ الشرقیہ کاہال عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات کے لیے مخصوص ہے۔

2)بیت القرآن میں عام قارئین کے علاوہ طلبہ وطالبات قرآن وحدیث سے متعلق مطالعہ کرتے ہیں۔

3)ریکارڈ سیکشن کے ہال میں پرانے ونایاب اخبارات ورپورٹس سے ریسرچ سکالرزاورپی ایچ ڈی سے متعلق طلباء وطالبات مطالعہ کرتے ہیں۔

4)بارہ دری کے ہال میں کرنٹ اخبارات پڑھنے کے لیے رکھے جاتے ہیں۔جن سے عام قارئین کے علاوہ طلباء وطالبات اخبارات کے علاوہ اپنی ذاتی کے کتب بھی مطالعہ کرتے ہیں۔

5) جگہ کی کمی کے پیش نظر شعبہ اطفال میں بچوں کے علاوہ سی ایس ایس،پی سی ایس،ایم بی بی ایس،ایم بی اے،جوڈیشری سے متعلق طلبہ وطالبات لائبریری مواد کے علاوہ اپنی ذاتی کتب کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔

6)ای لائبریری میں بھی طلباء وطالبات انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔

1. لائبریری کا نظم ونسق حکومت پنجاب،آرکائیوزاینڈلائبریریزونگ سروسزاینڈجنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ذمے ہے۔
2. حکومت پنجاب لائبریری کو6کروڑ16لاکھ22ہزارروپے سالانہ گرانٹ مہیاکرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب16مارچ2016)

محکمہ ایس اینڈجی اے ڈی میں گاڑیوں کی تفصیلات

1032:میاں محمداسلم اقبال: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)محکمہ ایس اینڈجی اے ڈی میں کل کتنی گاڑیاں موجودہیں اورکون کونسے گریڈکے افیسران کے،کب سے زیراستعمال ہیں؟

(ب)ان گاڑیوں میں ماہانہ پٹرول کتنااستعمال ہوتاہے ہرگاڑی کی تفصیل اورجس کے زیراستعمال ہے،تفصیلات سے آگاہ کیاجائے؟

(تاریخ وصولی26جون2015 تاریخ ترسیل5اگست2015)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)محکمہ ایس اینڈجی اے ڈی میں کل305گاڑیاں موجودہیں۔جوصوبائی وزیروں،مشیروں،پارلیمانی سیکرٹریوں، چیئرمین اسٹینڈنگ کمیٹیوں،سپریم کورٹ ولاہورہائی کورٹ کے جج صاحبان،پروٹوکول ڈیوٹیزاورگریڈ17سے گریڈ22کے

افسران کے زیر استعمال ہیں۔ مزید برآں دوران سروس فوت ہونے والے سرکاری افسران کو پالیسی کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے گھر اور گاڑی کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔ پالیسی کی کاپی بطور تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے عہدہ اور گریڈ کے حساب سے درج ذیل پالیسی ترتیب دی ہوئی ہے اور تمام عہدہ داران کو اسی حساب سے پٹرول جاری کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری	150 سے 200 لیٹر
ایڈیشنل سیکرٹری	150 سے 175 لیٹر
ڈپٹی سیکرٹری	125 سے 150 لیٹر
سٹاف آفیسرز ٹو چیف سیکرٹری / ایڈیشنل چیف سیکرٹری	125 سے 200 لیٹر

یہ گاڑیاں صوبائی وزیروں، مشیروں، پارلیمانی سیکرٹریوں، صوبائی چیئرمین اسٹینڈنگ کمیٹیوں، سپریم کورٹ و لاہور ہائی کورٹ کے جج صاحبان، پروٹوکول ڈیوٹیز اور گریڈ 17 سے گریڈ 22 کے افسران کے زیر استعمال ہیں۔ تفصیل بطور تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2015)

حکومت کے وزراء اور مشیران کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات

1033: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کے کل کتنے وزراء اور مشیر ہیں؟

(ب) ان کے زیر استعمال گاڑیاں اور پٹرول کی تفصیلات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2015 تاریخ ترسیل 5 اگست 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) حکومت پنجاب کے کل 28 وزراء اور مشیر ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کے وزراء اور مشیران کو مجوزہ پالیسی کے مطابق پٹرول جاری کیا جاتا ہے۔ (پالیسی کی کاپی بطور تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

حکومت پنجاب کے وزراء اور مشیران کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیلات بطور تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2015)

سول سیکر ٹریٹ میں گاڑیوں کی تفصیلات

1076:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکر ٹریٹ میں کون سے ماڈل کی کونسی گاڑیاں / جیپ موجود ہیں، یہ کس کس سال ماڈل کی ہیں اور ان کی قیمت علیٰحدہ علیٰحدہ درج کریں؟

(ب) سرکاری گاڑیوں کے استعمال کے کیا قواعد وضوابط ہیں، کیا سرکاری افسران اپنے بچوں کو سکول / کالج / یونیورسٹی لانے، لیجانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اور سرکاری افسران کی فیملیز خرید وفروخت یا فیملی فنکشنز کے لئے استعمال کر سکتی ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب کے پول میں کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں۔ یہ بھی بتائیں کہ وزیر اعلیٰ کتنی سی سی طاقت کی سرکاری گاڑی استعمال کر سکتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) سول سیکر ٹریٹ میں سال 1985ء سے 2014 ماڈل کی ٹویوٹا کرولا، ٹویوٹا GLI، ٹویوٹا الٹس، ٹویوٹا ڈبل کیبن، ہنڈا سٹی، ہنڈا سوک، سوزوکی کلٹس، سوزوکی مہران گاڑیاں اور پوٹھوہار جیپیں موجود ہیں۔ گاڑیوں کی قیمتیں اکثر اوقات، ٹیکس کی کمی وبیشی اور نیا ماڈل آنے سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں لہذا پرانے ماڈل کی گاڑیوں کی قیمتوں کا تعین مشکل ہے۔

(ب) سرکاری گاڑیاں صرف سرکاری کاموں اور افسران کے آنے جانے کے لیے ہی استعمال کی جاتی ہیں اور گاڑیوں کے استعمال کا ریکارڈ باقاعدہ طور پر لاگ بک میں درج کیا جاتا ہے۔ جس کا ڈرائیور اور افسر ذمہ دار ہوتا ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ، پنجاب کے پول میں 9 سرکاری گاڑیاں ہیں۔ چونکہ وزیر اعلیٰ، پنجاب سرکاری امور کی انجام دہی کے لئے ذاتی گاڑی استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے یہ گاڑیاں VVIPs اور Foreign Dignitaries کے دوروں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ تفصیلات منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مزید براں 37 گاڑیاں جنرل پول ڈیوٹی کے لیے مختص ہیں اور 98 گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں۔ تفصیلات تتمہ "ب" اور "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

نیز وزیر اعلیٰ، پنجاب کتنے سی سی کی گاڑی استعمال کر سکتے ہیں اس کی کوئی قانونی صراحت موجود نہیں ہے تاہم موجودہ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر Bullet Proof گاڑیوں کی مزید تفصیلات دینا مناسب نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2015)

پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور سے متعلقہ تفصیلات

1138: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک "سی" میں کتنے مکان / کوارٹرز ہیں ان کے الاٹیز کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازم ریٹائر منٹ کے بعد اپنی مدت میعاد ختم ہونے کے باوجود ان کوارٹرز میں رہائش پذیر ہیں، تفصیلات بتائیں؟

(ج) کتنے افراد ناجائز قابضین رہ رہے ہیں، ناجائز قابضین کے نام، کوارٹر نمبر اور وہ کتنے عرصہ سے رہائش پذیر ہیں؟

(د) جس کوارٹر / مکان میں لوگ ناجائز رہائش پذیر ہیں یا ریٹائر منٹ کے بعد اپنی استحقاق کی میعاد ختم ہونے کے باوجود رہائش پذیر ہیں ان سے حکومت یہ کوارٹر / مکان جلد از جلد خالی کروا کر ان کے اصل الاٹی کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 21 ستمبر 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک "سی" میں کل 48 کوارٹر ہیں۔ ان کے الاٹیز کے نام، عہدہ اور گریڈ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی اینڈ ڈی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے بلاک سی میں دو ملازم اپنی ریٹائر منٹ کے بعد بھی رہائش پذیر ہیں۔ وجوہات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. JTC / C-3 کا رہائشی جو بطور سٹاف کار ڈرائیور S&GAD مورخہ 30.09.2014 کو ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ اُنکا دو ماہ کا عرصہ 30.11.2014 کو ختم ہوا۔ بعد ازاں اُسکی درخواستیں / ہائی کورٹ سے مقدمات خارج ہونے پر اور نئے الاٹی (قاسم سلطان، بیرر، پنجاب اسمبلی) کی فائل کردہ رٹ پٹیشن نمبر 34610 / 15 پر عدالت عالیہ کے فیصلہ مورخہ 4 فروری 2016 کی روشنی میں 31 مارچ 2016 تک یہ رہائش گاہ غلام سرور موجودہ الاٹی سے خالی کرائی جائے گی۔
2. رہائشی کوارٹر نمبر JTC / C-4 بشیر احمد مورخہ 24 جون 2015 کو طبعی بنیادوں پر ریٹائر ہوئے اور دو ماہ کا عرصہ 24 اگست 2015 کو ختم ہوا۔ اب اُنکی طرف سے پالیسی کے تحت مزید 6 ماہ رہائش گاہ رکھنے کی درخواست 09.03.2016 کو آئی ہے جبکہ یہ 6 ماہ کا عرصہ بھی 24 فروری 2016 کو ختم ہو چکا ہے۔

اگرچہ بشیر احمد رہائشی نے سول کورٹ میں کیس فائل کر دیا ہے۔ مگر سٹے آرڈر نہ ہونے کی وجہ سے اُس کے خلاف بید خلی کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے۔ کہ مذکورہ کوارٹرز میں کوئی بھی ناجائز قابض موجود نہ ہے۔

(د) جواب ضمن پیرہ "ب" میں عرض کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)

ایس اینڈ جی اے ڈی میں سٹینو گرافرز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

1205: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن نے سٹینو گرافروں کی 240 اسامیوں کو پر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کا اشتہار دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں 165 امیدوار کامیاب ہوئے جن میں 5 خواتین امیدوار شامل تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں انٹرویو کے موقع پر ایسے سوال کئے گئے جن کا سٹینو گرافر کی مہارت اور تعلیمی قابلیت سے کوئی تعلق نہ تھا اور 49 امیدوار بشمول 5 لڑکیوں کو من مانی کرتے ہوئے فیل کر دیا گیا؟

(د) کیا حکومت شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں پاس ہونے والے تمام امیدواروں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 28 دسمبر 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن کے مطالبہ پر 240 اسامیوں کو پر کرنے کا اشتہار دیا تھا۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے کہ شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں 165 امیدوار کامیاب ہوئے جن میں 5 خواتین امیدوار بھی شامل تھیں۔

(ج) یہ سوال ہمارے متعلقہ نہ ہے کیونکہ امیدواروں کی حتمی سلیکشن کا اختیار پنجاب پبلک سروس کمیشن کے پاس ہے۔ تاہم پبلک سروس کمیشن نے 240 اسامیوں کے عوض 119 امیدواروں کی سفارشات بھیجی ہیں جن میں 2 خواتین بھی شامل ہیں۔

(د) حکومت پنجاب / محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن شارٹ ہینڈ اور ٹائپنگ ٹیسٹ میں پاس ہونے والے تمام امیدواروں کو بھرتی نہیں کر سکتی کیونکہ محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن، حکومت پنجاب کے نوٹیفیکیشن نمبر SOR-III(S&GAD)1-14/75 مورخہ 24-07-2004 کے مطابق صرف پنجاب پبلک سروس کمیشن کے سفارش کردہ امیدواروں کو ہی بھرتی کر سکتا ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 21 جنوری 2016)

لاہور: وحدت کالونی میں سرکاری کوارٹر کو خالی کروانے کے لئے اقدامات

1229: قاضی احمد سعید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دوران ملازمت انتقال کرنے والے الاٹی کی بیوہ کو پانچ سال یا تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی ہے اگر ہاں تو اس پالیسی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر جنوری 2010 سے اب تک وحدت کالونی میں دوران ملازمت انتقال کر جانے والے کسی الاٹی کی بیوہ کو کوئی سرکاری گھر عرصہ پانچ سال یا تاریخ ریٹائرمنٹ تک توسیع دی گئی ہے تو کوارٹر وائز تفصیل فرہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اے 7 وحدت کالونی لاہور میں الاٹی کی بیوہ کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی گئی تھی جو کہ 02 اپریل 2015 کو ختم ہو گئی اور رولز Relax کر کے دی گئی مزید توسیع بھی 2015-12-01 کو ختم ہو گئی ہے لیکن تاحال مذکورہ کوارٹر پر بیوہ قابض ہے اور محکمہ مذکورہ کوارٹر خالی کروانے میں لیت و لعل سے کام لے رہا ہے؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ کوارٹر کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 جنوری 2016 تاریخ ترسیل 19 فروری 2016)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دوران ملازمت انتقال کرنے والے الاٹی کی بیوہ کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک سرکاری گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کی الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیم شدہ 2009) کی شق (33)A کی کاپی تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنوری 2010 سے اب تک وحدت کالونی میں دوران ملازمت انتقال کر جانے والے جن الاٹی کی بیواؤں کو تاریخ ریٹائرمنٹ تک توسیع دی گئی ہے۔ ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس بابت عرض ہے کہ بیوہ کو بید خلی کا نوٹس 14 دسمبر 2015 کو بھیجا گیا تھا بعد ازاں وزیر اعلیٰ کے حکم نامہ مورخہ 11 دسمبر 2015 کے تحت بیوہ کے بیٹے (فیضان محمود، جونیئر کلرک، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ) اس کی اہلیت کے مطابق (under parent concession scheme) کے تحت U15/WC (2 room Junior Quarter) وحدت کالونی الاٹ کیا گیا ہے جس کا قبضہ 2 مارچ 2018 کے بعد ملے گا جو کہ اسکے موجودہ رہائشی کی تاریخ ریٹائرمنٹ ہے۔ مزید یہ کہ بیوہ نے بید خلی کے نوٹس کے خلاف سول عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

(د) حقیقی صورتحال ضمن پیرا "ج" بالا میں بیان کر دی گئی ہے۔ البتہ حکم امتناعی خارج ہونے کے بعد قبضہ کوارٹر نمبر A-7/WC کے نئے الاٹی (سجاد احمد، رپوٹر، پنجاب اسمبلی) کو بید خلی کارروائی مکمل کر کے دیدیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)</u>

لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

1284: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2013، 2014 اور 2015 کے دوران لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں کن کن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹ کی گئیں، تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران آؤٹ آف ٹرن جن ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہوئیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ نیز الاٹمنٹ نمبر، تاریخ الاٹمنٹ اور اسٹیٹ آفس کی لسٹ کے اندراج کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) مذکورہ رہائش گاہیں کس کے حکم پر الاٹ کی گئیں؟

(تاریخ وصولی یکم فروری 2016 تاریخ ترسیل 14 مارچ 2016)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2013، 2014 اور 2015 کے دوران لاہور میں 161 سرکاری رہائش گاہیں ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹ کی گئیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں تفصیل جزو (الف) میں درج کر دی گئی ہے۔

(ج) اس بابت عرض ہے کہ مذکورہ رہائش گاہیں مجاز اتھارٹی کے حکم پر الاٹ کی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)

لاہور: تین سالوں کے دوران آؤٹ آف ٹرن الاٹ کردہ سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

1285: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبائی دارلحکومت لاہور میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں کیٹیگری وائز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ سرکاری ملازم محکمہ کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے ریٹائر ہونے کے باوجود تاحال سرکاری گھروں پر قابض ہیں اور سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں ان ریٹائر سرکاری ملازمین کا عہدہ سرکاری رہائش گاہ کا نمبر اور کب سے سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے تین سالوں کے دوران پالیسی کے برعکس لاہور میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کی گئی ہیں، موجودہ حکومت نے پچھلے تین سالوں کے دوران پالیسی کے برعکس آؤٹ آف ٹرن کتنے گھر الاٹ کیے، ان کے الاٹی کا نام، عہدہ محکمہ اور گھر کا نمبر تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہو سکتا ہے حکومت نے پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے گھر اس سکیم کے تحت الاٹ کیے؟

(ہ) کیاحکومت خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے اور میرٹ پالیسی پر عمل کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی یکم مارچ2016 تاریخ ترسیل 14مارچ2016)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)صوبائی دارالحکومت لاہور میں کل 3704 سرکاری رہائش گاہیں ہیں جنکی کیٹگری وائز تفصیل تتمہ "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)یہ درست نہ ہے بلکہ اسٹیٹ آفس ایسے مقدمات کی مکمل پیروی کرتاہے اوران کے خارج ہونے پر بید خلی کی کارروائی عمل میں لاتاہے۔ایسے ریٹائر سرکاری ملازمین کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)یہ درست نہ ہے۔البتہ پچھلے تین سالوں کے دوران مجاز اتھارٹی کے حکم پر 161 گھرآوٹ آف ٹرن الاٹ کئے،ان کی تفصیل تتمہ "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)اس بابت عرض ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا26 کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھرالاٹ ہو سکتاہے جن سرکاری ملازمین کو پچھلے تین سالوں میں میڈیکل کی بنیاد پر گھرالاٹ ہوئے ان کی تفصیل تتمہ "د"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)اس ضمن میں عرض ہے کہ خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق کوئی الاٹمنٹ نہ کی جاتی ہے۔البتہ امیدواروں کے "Peculiar circumstances"کو سامنے رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی خاص نوعیت کے کیس پر آوٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب6اپریل2016)

لاہور: جی اوآر شادمان لاہور میں سرکاری رہائش خالی کروانے کامسئلہ

1298:جناب منوراحمد گل: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکان نمبربی۔18 جی اوآرIII شادمان لاہور پر کس قانون کے تحت ریٹائرمنٹ کے بیس مہینے بعد بھی ریٹائرڈ ملازم قابض ہے،کیاحکومت اس سے سرکاری رہائش خالی کروانے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی یکم مارچ2016 تاریخ ترسیل 15مارچ2016)

جواب

وزیراعلیٰ

اس ضمن میں عرض ہے کہ مکان نمبربی۔18 جی اوآرIII شادمان لاہور کاالاٹی ریاض احمد طاہر، سابقہ ایڈیشنل سیکرٹری، مورخہ 2014۔04۔14 کو ریٹائر ہوا۔ پالیسی کے تحت آٹھ ماہ کی ایکسٹینشن 2014-12-14 کو ختم ہو گئی۔

تاہم بعدازاں وزیراعلیٰ نے مزید ایک سال مورخہ 2015-12-14 تک سرکاری گھر رکھنے کی اجازت دی۔ لیکن مذکورہ الاٹی نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن خارج کرتے ہوئے گھر کو 10-03-2016 تک خالی کرنے کا حکم دیا۔ تاہم مذکورہ تاریخ سے قبل ریاض احمد طاہر کی بیٹی اقراء ریاض، سٹیٹکل آفیسر، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، نے لاہور ہائی کورٹ میں ICA دائر کی۔ جس میں مذکورہ رہائش رعائتی سکیم کے تحت الاٹ کرنے کی استدعا کی گئی۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ نے یہ ICA خارج کر دیا اور محکمہ کو وزیراعلیٰ کے ڈائریکٹو مورخہ 28-12-2015 کی روشنی میں سمری بھیجنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں سمری بھیج دی گئی ہے مجاز اتھارٹی کے حکم کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)

لاہور: جی او آر شادمان میں غیر قانونی رہائش گاہ پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

1308: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکان نمبر 18 بی، جی او آر III شادمان لاہور پر کس قانون کے تحت ریٹائرڈ ملازم نے اپنا قبضہ ریٹائرمنٹ کے بیس مہینے بعد بھی قائم رکھا ہوا ہے، اگر ایسا ہے تو حکومت کب تک ریٹائرڈ ملازم سے سرکاری رہائش گاہ خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم مارچ 2016　　　تاریخ ترسیل 18 مارچ 2016)

جواب

وزیراعلیٰ

اس ضمن میں عرض ہے کہ مکان نمبر بی۔18 جی او آر III شادمان لاہور کا الاٹی ریاض احمد طاہر، سابقہ ایڈیشنل سیکرٹری، مورخہ 2014-04-14 کو ریٹائر ہوا۔ پالیسی کے تحت آٹھ ماہ کی ایکسٹینشن 2014-12-14 کو ختم ہو گئی۔ تاہم بعدازاں وزیراعلیٰ نے مزید ایک سال مورخہ 2015-12-14 تک سرکاری گھر رکھنے کی اجازت دی۔ لیکن مذکورہ الاٹی نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن خارج کرتے ہوئے گھر کو 2016-03-10 تک خالی کرنے کا حکم دیا۔ تاہم مذکورہ تاریخ سے قبل ریاض احمد طاہر کی بیٹی اقراء ریاض، سٹیٹکل آفیسر، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی، نے لاہور ہائی کورٹ میں ICA دائر کی۔ جس میں مذکورہ رہائش رعائتی سکیم کے تحت الاٹ کرنے کی استدعا کی گئی۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ نے یہ ICA خارج کر دیا اور محکمہ کو وزیراعلیٰ کے ڈائریکٹو مورخہ 2015-12-28 کی روشنی میں سمری بھیجنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں سمری بھیج دی گئی ہے مجاز اتھارٹی کے حکم کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)

لاہور　　　　　　　　رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 12 اپریل 2016　　　　　　　　سیکرٹری

20واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 14 اپریل 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن

بروز جمعرات مورخہ 19 فروری 2015 اور بروز بدھ 10 جون 2015
کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: سول سیکریٹریٹ میں خزانہ کتب سے متعلقہ تفصیلات

***3591: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکریٹریٹ لاہور میں دنیا کا دوسرا بڑا نایاب کتب کا خزانہ جو تقریباً 11 لاکھ کتب پر مشتمل ہے موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برٹش میوزیم لائبریری کے بعد کتب کے اس خزانے کا کوئی پرسان حال نہ ہے؟

(ج) حکومت تاریخ کے اس عظیم خزانہ کتب کو وقت کے بے رحم ہاتھوں سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 06 جنوری 2014   تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) پنجاب گورنمنٹ آرکائیوز، ایس اینڈ جی اے ڈی 1924 میں قائم ہوا جو برصغیر کا سب سے بڑا اور پرانا آرکائیوز ہے اور انڈیا آفس لائبریری لندن کے بعد دوسرا بڑا ذخیرہ دستاویزات ہے۔ پنجاب میں آرکائیوز کے لیے کوئی جدید مخصوص عمارت نہیں بنائی گئی اس لیے تاریخی دستاویزات کے مجموعے کو سول سیکرٹریٹ میں مختلف پرانی عمارتوں میں رکھا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

i. مقبرہ انارکلی کی عمارت میں 1640 سے 1900 تک کی دستاویزات ہیں۔ جن میں فارسی ریکارڈ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے جس میں کچھ نوادرات بھی رکھے گئے ہیں۔

ii. ایس اینڈ جی اے ڈی بلاک میں 1901 سے 1947 تک کا ریکارڈ موجود ہے۔

iii. سنٹرل ریکارڈ آفس میں 1948 سے 1995 کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ 09-2008 میں مرمت کے دوران اس ریکارڈ کو سول سیکرٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

iv. نیو ریکارڈ آفس انسپکٹر جنرل آف پولیس کی پرانی بلڈنگ میں موجود ہے۔ یہاں 1996 سے لے کر 2000 تک کا ریکارڈ رکھا گیا ہے۔

v. سیکرٹریٹ لائبریری پنجاب کی قدیم لائبریری ہے جس کا قیام 1914 میں عمل میں لایا گیا۔ اس میں 70,000 کتابیں ہیں۔ سب سے قدیم کتاب 1616 کی ہے۔ عمارت کی خستہ حالت کے سبب اس لائبریری کو سول سیکریٹریٹ کے قریب کوآپریٹو یونین کی عمارت کو کرائے پر لے کر منتقل کیا گیا ہے۔

آرکائیوز ونگ، ایس اینڈ جی اے ڈی، سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز کی سربراہی میں درج ذیل امور سرانجام دیتا ہے:۔

i. تاریخی دستاویزات کی حفاظت و بحالی۔

ii. تحقیق کے کام میں آسانی پیدا کرنا اور انتظامی اور تحقیقی استعمال کے لیے تاریخی دستاویزات تک رسائی میں سہولت لانا۔

iii. حوالہ جاتی مقاصد کے لیے حکومتی ریکارڈ کو اکٹھا کر کے محفوظ کرنا۔

iv. مقبرہ انارکلی میں قائم تاریخی میوزیم کی دیکھ بھال۔

v. آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ منسلکہ پبلک لائبریریوں کا قیام اور ترقی۔

vi. محکمہ ہذا کی زیر نگرانی مجلس زبان دفتری کے ذریعے پنجاب میں اردو زبان کی ترویج و ترقی۔

حکومت پنجاب کے متعدد محکموں کا اے کیٹیگری کا ریکارڈ 1947 تا 1990 چیف سیکرٹری بلاک میں قائم سنٹرل ریکارڈ آفس میں رکھا گیا تھا۔ 09-2008 میں اسے ختم کر کے میٹنگ ہال بنا دیا گیا۔ بعد ازاں اسے 09-2008 میں سیکریٹریٹ کے (ایچ) بلاک میں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔ آرکائیوز کی اپنی عمارت تیار ہونے پر اسے وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) سیکر ٹریٹ لائبریری کا قیام سول سیکر ٹریٹ کے اندر ہی 1914 میں عمل میں آیا جسے ماضی میں سیکریٹریٹ پریس کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سکھ دور حکومت میں اسے بطور اصطبل استعمال کیا گیا اسی نسبت سے یہ "اولڈ سٹیبل بلاک "یعنی پرانا اصطبل بلاک کہلاتا ہے۔ اس کی 300 الماریوں میں 70,000 سے زائد کتب ہیں۔ سیکریٹریٹ لائبریری میں تین دوسری لائبریریوں کے ذخائر بھی موجود ہیں جن میں چیف سیکر ٹری لائبریری، آرکائیوز لائبریری اور بورڈ آف ریونیو کی لائبریری شامل ہے۔ لائبریری کی بلڈنگ خستہ حالت ہو جانے کے باعث بلڈنگ ڈیپار ٹمنٹ نے اسے "خطرناک "قرار دے دیا۔ 2013 میں اس کی ایک دیوار کو بھی نقصان پہنچا۔ بلڈنگ ڈیپار ٹمنٹ نے بلڈنگ خالی کرنے کی تنبیہہ کر دی تاکہ انسانی جانوں اور اثاثے کو محفوظ رکھا جاسکے۔ (منسلکہ۔ 1 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اس مقصد کے لیے سول سیکریٹریٹ کے قریب کورٹ سٹریٹ میں کوآپریٹو یونین کی ایک عمارت کرائے پر لے کر کتب کو وہاں بحفاظت منتقل کر دیا گیا۔

(ج) سابق چیف سیکر ٹری پنجاب کی ہدایات پر آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "سٹیٹ آف دی آرٹ "بلڈنگ کے قیام کی سکیم تیار کی تھی تاکہ اس میں ریکارڈ اور تاریخی دستاویزات رکھی جاسکیں۔ مذکورہ بلڈنگ کے قیام کی جگہ سیکریٹریٹ کے احاطے میں موجود لائبریری کے مقام کو چنا گیا۔ چیف آرکیٹیکٹ پنجاب نے اس مقصد کے لیے ایک ڈیزائن تیار کیا اور بلڈنگ ڈیپار ٹمنٹ نے 187.542 ملین روپے کا ایک تخمینہ تیار کیا۔ محکمہ پی اینڈ ڈی سے دو مرتبہ درخواست کی گئی کہ وہ اس سکیم کو اے ڈی پی 13-2012 اور 14-2013 میں شامل کرے اور ساتھ ہی تعمیراتی مقصد کے لیے 100.000 روپے بطور ٹوکن منی (عطیاتی رقم) تجویز کرے۔

تاہم ایڈیشنل چیف سیکر ٹری پنجاب کی زیر صدارت کئی اجلاس منعقد ہوئے جس میں مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے منصوبے پر سنجیدہ سوچ و بچار کی گئی تاکہ اس میں تاریخی دستاویزات اور لائبریری کی کتب کو رکھا جاسکے۔ اس سلسلے میں ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب اور سیٹلمنٹ کمشنر نے 96۔ اے، اپر مال، لاہور، جمخانہ کلب کے سامنے 11 کنال اور 7 مرلہ پر مشتمل ایک پلاٹ کی نشاندہی کی جس کا خسرہ نمبر 2057 ہے۔ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جگہ کی قیمت کا

تعین کرے گا تاکہ اسے آرکائیوز ونگ کی مذکورہ بلڈنگ کے قیام کے لیے آرکائیوز اینڈ لائبریریز ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا جا سکے۔ یہ پلاٹ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لہذا ڈی جی، ایل ڈی اے سے بھی رائے لی گئی انہوں نے مطلع کیا کہ اس پلاٹ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا ابھی وہ کوئی رائے نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ آرکائیوز ونگ نے 2009 میں "ذخیرہ دستاویزات کی مرمت و بحالی" کے عنوان سے ایک نظر ثانی شدہ سکیم بھی منظور کروائی (منسلکہ۔III ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔ اس سکیم کی مجموعی لاگت 67.000 ملین روپے تھی جس میں سے 2.00 ملین روپے مختلف آلات و مشینری وغیرہ کی خریداری پر صرف ہو چکے ہیں۔ مذکورہ سکیم کی تکمیل کے سلسلے میں مزید خریداری اور عملے کی بھرتی کے اخراجات کے سلسلے میں پی اینڈ ڈی سے باقی فنڈ مانگا گیا لیکن تاحال یہ فنڈ نہیں ملا۔ (منسلکہ۔III ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

اس ضمن میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ پاکستان میں پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں اور وفاقی حکومت کے پاس تاریخی دستاویزات کو محفوظ کرنے کے لیے مخصوص جدید عمارتیں موجود ہیں جبکہ پنجاب آرکائیوز ابھی تک ایسی جدید عمارت سے محروم ہے۔ اس لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو دسمبر 2013 میں ایک سمری بھجوا کر گزارش کی گئی کہ سیکرٹریٹ لائبریری بلڈنگ کی جگہ پر اسی طرز کی ایک عمارت بنا دی جائے۔ سمری کے ساتھ بلڈنگ کا ڈیزائن اور تخمینہ بھی لف کیا گیا علاوہ ازیں "بحالی دستاویزات" کی منظور شدہ اسکیم کے حوالے سے مشینری کی خریداری اور عملے کی بھرتی کے سلسلے میں بھی اسی سمری میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو فنڈ جاری کرنے کی التجاء کی گئی ہے۔ اس سمری میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے چیف سیکرٹری پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری آرکائیوز اینڈ لائبریریز اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی کے ساتھ مل کر مجوزہ اسکیم کے نفاذ کے لیے وسائل و طریق کار تلاش کر کے انہیں برائے احکامات سمری ارسال کی جائے۔

اس حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کے آفس چیمبر میں مورخہ 23 اکتوبر کو ایک اجلاس ہوا جس میں سیکرٹری آرکائیوز و لائبریریز، سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور چیف انجینئر پنجاب (نارتھ زون) نے شرکت کی (منسلکہ۔iv ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔) اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ:۔

(الف) محکمہ ہذا ایک ہفتے کے اندر چیف آرکیٹیکٹ پنجاب، کے دفتر سے منظور شدہ ڈیزائن پر پی سی۔I تیار کرائے گا۔

(ب) ایس اینڈ جی اے ڈی فنڈز کے حصول کے لیے کیس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائے گا جو ایس اینڈ جی اے ڈی سیکٹر کی مکرر تعین (Re-Allocation) سے ہو گا۔

اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں پنجاب آرکائیوز کی بلڈنگ کی تعمیر کے حوالے سے پی سی۔I تیار کر کے سیکرٹری آئی اینڈ سی، ایس اینڈ جی اے ڈی کو مزید کارروائی کے لیے بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لیے فنڈ جاری کر دیئے جائیں تو ان تاریخی دستاویزات کے خزانے کو آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بہتر طور پر محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2015)</u>

بروز بدھ 10 جون 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>لاہور: جی او آر (ون) میں رہائش پذیر افسران اور وزرائ کے بجلی و ٹیلی فونز کے بلز کی تفصیلات</u>

*2154: <u>میاں محمد اسلم اقبال</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر ون لاہور کے اندر رہنے والے سرکاری افسران اور وزرائ ہر ماہ کتنی قیمت کی بجلی استعمال کر سکتے ہیں؟

(ب) جون 2012 سے ان تمام کے اب تک کے بجلی بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) جی او آر ون میں رہائش پذیر افسران و وزراء کے ٹیلی فون کے بلز کی Limit بیان کی جائے اور مذکورہ بالا عرصہ کے بلز کی ادائیگی کی تفصیلات سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2013 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2013)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب منسٹرز (salaries, allowances & privileges) ایکٹ 1975 کے سیکشن 8 کے تحت صوبائی وزیر کو الاٹ کی گئی رہائش گاہ کا بجلی کا بل حکومت کو ادا کرنا ہوتا ہے۔تاہم جی۔او۔آر ون لاہور میں رہائش پذیر وزراء کے لئے بجلی کے بلوں کی کوئی مقررہ حد نہ ہے۔ سیکشن ہذا کی کاپی تتمہ 'الف' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید یہ کہ چھٹی نمبری FD.SR-I/9-14/2002 مورخہ 17 اکتوبر 2007ء جاری کردہ محکمہ خزانہ پنجاب کے مطابق یکم اکتوبر 2007ء سے تمام انتظامی سیکرٹری صاحبان کی سرکاری رہائش گاہوں پر گورنمنٹ کے اخراجات پر بجلی، پانی اور گیس کی سہولت کی منظوری دے دی گئی ہے اس بابت آفیسر کی رہائش گاہ پر ماہانہ خرچہ -/30,000 روپے سے نہیں بڑھے گا۔یہی سہولت جو کہ پہلے ہی چیف سیکرٹری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پرنسپل سیکرٹری (فنانس اور ٹیکسیشن)، چیئرمین پی اینڈ ڈی، سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب، پرنسپل سیکرٹری ٹو گورنر اور پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر کو حاصل ہے بغیر کسی بالائی حد کے ایسے ہی جاری رہے گی۔ کاپی تتمہ 'ب' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جی او آر کے باقی الاٹیز کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی الاٹیز کے متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے۔

(ب)جی۔او۔آر ون لاہور میں وزراء کی رہائش گاہ کے متعلق جون 2012 تا اپریل 2015 تک کے بجلی کے بلوں کی تفصیل جیسا کہ ایگزیکٹو انجینئر ففتھ پراونشل بلڈنگز ڈویژن لاہور نے بھیجی ہے، تتمہ 'ج' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔افسران کے بجلی کے بلوں کی بابت جواب جزو الف میں عرض کر دیا گیا ہے۔البتہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب اور سیکرٹری آرکائیوز، ایس اینڈ جی اے ڈی کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی کی تفصیل تتمہ 'د' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)اس ضمن میں عرض ہے کہ ایک صوبائی وزیر حکومت کے خرچہ پر اپنی رہائش گاہ پر دو فون رکھنے کا مجاز ہے۔ بشرطیکہ اُس کی رہائش گاہ پر لگے دونوں فون مجموعی طور پر 10 ہزار کالز کی مالیت سے نہ بڑھ

پائیں(23,600روپے کے برابر)۔ اس ضمن میں (salaries, allowances & privileges)ایکٹ 1975 کے سیکشن 20 کی کاپی تتمہ 'ہ'ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جی۔او۔آر ون میں موجود وزراء کے جون 2012 تا اپریل، 2015 تک کے بلوں کی تفصیل جیسا کہ کیبنٹ ونگ، S&GAD نے مہیا کی ہے، تتمہ 'و'ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔جی۔او۔آر ون لاہور میں افسران کے ٹیلی فون بلوں کی حد کے متعلق محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی چٹھی نمبری No.PW-H-2-24/Tele/84(P) مورخہ 16.11.2002 کی کاپی تتمہ لف 'ز'ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید عرض ہے کہ ان تمام ماسوائے ایس اینڈ جی اے ڈی کے سرکاری افسران کے ٹیلی فون بل ادا کرنا بھی اسٹیٹ آفس یا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہ ہے۔ایس اینڈ جی اے ڈی کے افسران کے متعلق ٹیلی فون بلز کی ادائیگی کی تفصیلات تتمہ 'ک'ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 ستمبر 2015)

بروز بدھ 10 جون 2015 کے ایجنڈا سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء سوال

صوبہ میں ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن کمیٹیاں بنانے کی تفصیلات

*3111: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں کے ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) یہ کمیٹیاں کس قاعدہ/قانون کے تحت بنائی گئی ہیں؟

(د) کیا ان کمیٹیوں میں کسی سیاسی جماعت کے افراد کو نمائندگی دی گئی ہے اگر ہاں تو ان سیاسی افراد کا تعلق کن کن سیاسی جماعتوں سے ہے؟

(ہ) یہ کمیٹیاں کب اور کس نے بنائی ہیں، اس کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) ان کمیٹیوں کو بنانے کا جواز کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب موصول نہیں ہوا

اسٹیٹ آفس کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5585: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)اسٹیٹ آفس ایس اینڈجی اے ڈی لاہور کے سال 12-2011، 13-2012اور 14-2013 کے اخراجات کی تفصیل مدوائز بتائیں؟

(ب)اس کے ملازمین کی ان سالوں کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج)سب سے زیادہ ٹی اے / ڈی اے کس آفیسر / ملازم نے،ان سالوں کے دوران حاصل کیا؟

(د)ان ملازمین میں سے کس کے پاس سرکاری گاڑی ہے، یہ کس ماڈل اور کمپنی کی ہے،ان سالوں کے ڈیزل / پٹرول کے اخراجات سال وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 24 مارچ 2015)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف)اس ضمن میں جواب درج ذیل پر موجود ہے۔

سال	تنخواہیں
2011-12	4976013/-
2012-13	5350071/-
2013-14	5909853/-
میزان کل:	16235937/-

(ب)اسٹیٹ آفس کے ملازمین کی مذکورہ سالوں کی تنخواہوں کی تفصیل تتمہ 'الف' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات کے ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران کسی ملازم کو ٹی اے / ڈی اے نہ دیا گیا ہے۔

(ج)اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران کسی ملازم کو ٹی اے / ڈی اے نہ دیا گیا ہے۔

(د)اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس (ایس اینڈ جی اے ڈی)لاہور میں واقع چھ جی اوآرز اور پانچ کالونیز کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے۔ یہ جی اوآرز اور کالونیزلاہور میں مختلف مقامات پر واقع ہیں۔اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ (انفورسمنٹ سیل) کوروزانہ کی بنیاد پران جی اوآرزاور کالونیز میں مندرجہ ذیل امور کے سلسلہ میں دورہ کرنا پڑتا ہے

i. قبضہ دلانااور قبضہ واپس لینا/ناجائز قابضین کے بارے میں انکوائری کرنااوران سے سرکاری گھرواگزار کرانا/قبضہ مافیا کے خلاف کارروائی کرنا، سرکاری گھروں کی انسپیکشن کرنانیزعدالتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں سول کورٹس، سیشن کورٹ اورہائی کورٹ میں پیش ہونا۔

مندرجہ بالاامور کی انجام دہی کے لیےاسٹیٹ آفیسر کو سرکاری گاڑی 2007ماڈل سوزوکی کلٹس مہیا کی گئی جس کے پٹرول کی مطلوبہ تفصیل جیساکہ موٹر ٹرانسپورٹ آفس (S&GAD)سے موصول ہوئی ہے درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر	سال	گاڑی نمبر	پٹرول لیٹرز میں	اخراجات پیٹرول روپے تقریباً
1	2011	LEG-1127	1997	199700
2	2012		2081	208100
3	2013		1306	130600
	ٹوٹل		5384	538400

(تاریخ وصولی جواب 21اگست2015)

سرکاری افسران کے غیر ملکی دوروں سے متعلقہ تفصیلات

*5586: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)یکم جنوری 2012ء سے آج تک صوبہ کے گریڈ19اوراوپر کے افسران نے سرکاری طور پر کس کس ملک کاوزٹ کیا،ان کے نام، عہدہ، گریڈاور بیرون ملک دورہ کامقصد کیا تھا؟

(ب)ان کے دوروں پر حکومت کی طرف سے کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل دورہ وائزبتائیں؟

(ج)ان دوروں پر ان افسران کو کتنی رقم ٹی اے /ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی، تفصیل دورہ وائز اور افسر وائز بتائیں؟

(د) کتنے دورے بیرون ممالک کی درخواست پر کئے گئے تھے اور کتنے حکومت پنجاب کی طرف سے کئے گئے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 24 مارچ 2015)

جواب

وزیراعلیٰ

(الف) یکم جنوری 2012 سے آج تک صوبہ کے گریڈ 19 اور اوپر کے جو افسران تربیتی کورسز / ورکشاپس پر بیرون ملک بھیجے گئے ان کی تفصیل مع ملک ضمیمہ (الف) ایوان کی پر رکھ دی گئی ہے۔ کچھ افسران کے بیرون ملک دورے کا مقصد حکومت کے جاری منصوبہ جات کے متعلق غیر ملکی حکومتوں / اہلکاروں سے مذاکرات کرنا تھا۔ ان دوروں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضمیمہ (الف) پر دی گئی بیرون ملک دوروں پر حکومت کے خزانہ سے کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔ تاہم افسران کے سرکاری دورے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کی مد میں حکومت کے خزانہ سے یکم جنوری 2012 سے تا حال -/43,972,992 روپے خرچ کیے۔

(ج) افسران کے بیرون ملک سرکاری دوروں پر ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی رقم کی دورہ وائز تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بیرون ممالک / تربیتی اداروں کی درخواست پر حکومت پنجاب کے افسران نے 259 دورے کیے۔ (تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) جبکہ حکومت پنجاب / مجاز اتھارٹی کے احکامات کی تکمیل میں افسران نے بیرون ملک کے 151 دورے کیے۔ (تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 اگست 2015)</u>

صوبہ بھر میں کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6074: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں کنٹریکٹ ملازمین گریڈ 1 تا 15 کو ریگولر کرنے کے لئے پالیسی، نوٹیفکیشن تاریخ یکم مارچ 2013 کی روشنی میں جاری ہوا ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے کون کون سے محکموں نے مذکورہ نوٹیفکیشن پر عمل درآمد کرتے ہوئے کتنے ملازمین کو ریگولر کیا ہے، محکمہ وائز رپورٹ پیش کریں؟

(ج) جن محکموں اور دفاتر نے اپنے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر نہیں کیا کیا وہ نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 فروری 2015 تاریخ ترسیل 10 اپریل 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں کنٹریکٹ ملازمین (گریڈ ایک تا 15) کو ریگولر کرنے کے لیے پالیسی نوٹیفکیشن یکم مارچ 2013 کو جاری ہوا ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) جن محکموں نے متذکرہ نوٹیفکیشن پر عمل کرتے ہوئے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیا ہے ان کی محکمہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا نوٹیفکیشن پنجاب بھر کے تمام سرکاری محکموں میں عمل درآمد کے لیے جاری کیا گیا ہے۔ سوائے پراجیکٹ کنٹریکٹ ملازمیں، تاہم نوٹیفکیشن پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجوہات ہر جگہ مختلف ہو سکتی ہیں۔ جن میں ملازمین کی عمر، تعلیم اور ڈومیسائل سے متعلقہ کاغذات کی عدم دستیابی و تصدیق وغیرہ شامل ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا نوٹیفکیشن پنجاب سول سرونٹ ایکٹ اور رولز 1974 کی چند شرائط (جو کہ نوٹیفکیشن مذکورہ میں درج ہیں) سے مشروط ہے۔ بہر حال ہر ایک محکمہ میں اس پر عمل درآمد کے لیے تگ ودو جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 نومبر 2015)

بی اوآر کے ملازمین کو سرکاری کالونی میں الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6207: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت لاہور کی سرکاری کالونیوں میں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے تین حصے ہیں جو کہ مال کالونی اور ریلیف پر مشتمل ہیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دیا گیا ہے ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو بغیر کسی وجہ سے سرکاری مکان کی الاٹمنٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت کب تک ان محروم ملازمین کو اس کا حق دینے کو تیار ہے ؟

(تاریخ وصولی 03 مارچ 2015   تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت لاہور کی سرکاری کالونیوں میں کوارٹر کی الاٹمنٹ کے اہل ہیں۔

(ب) بورڈ آف ریونیو پنجاب محکمہ مال، کالونی، اشتمال، بحالیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل ہے۔

(ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا نام دیا گیا ہے۔

(د) اس بابت یہ عرض کیا جاتا ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی 1997 S&GAD (ترمیم شدہ 2009) کے پیرا 7 کے تحت لاہور میں تعینات مندرجہ ذیل اداروں کے سرکاری ملازمین S&GAD پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور کے زیر انتظام کالونیوں / GORs میں رہائش گاہ حاصل کرنے کے اہل ہیں۔

I. لاہور ہائی کورٹ۔ (صرف پرنسپل سیٹ پر)

II. پنجاب سول سیکرٹریٹ

III. صوبائی اسمبلی پنجاب،(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو سرکاری گھر کے لئے رجسٹر کیا جاتا ہے۔البتہ دفتر ڈائریکٹر جنرل صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی(PDMA)کے ملازمین کو دیگر Attach Department کی طرحS&GADکے زیر انتظام سرکاری رہائش گاہ کے لئے رجسٹر نہیں کیا جاتا کیونکہ مذکورہ اتھارٹی سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ میں نہ آتی ہے۔ پنجاب رولز آف بزنس 2011 کے فرسٹ شیڈول(سیریل نمبر 33)کی کاپی"تتمہ(ب)"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب22 ستمبر2015)

<u>فاؤنڈیشن کی پبلک پارٹنر شپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے دیئے گئے اشتہارات سے متعلقہ تفصیلات</u>

*6261:<u>میاں طاہر</u>:کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مستحق ریٹائرڈ ملازمین کو گھر پلاٹس دینے کے لئے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا تھا اگر ہاں تو یہ اشتہار کب اور کس کس اخبار میں دیا گیا تھا ان کی نقول فراہم کی جائیں؟

(ب)فاؤنڈیشن کے اس اشتہار پر کتنے افراد/اداروں نے اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ کیا۔ان کے نام،پتہ جات اور اراضی مع قیمت کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج)اگر کسی بھی فرد یا ادارہ نے فاؤنڈیشن کو اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ نہیں تو پھر فاؤنڈیشن نے دوبارہ اشتہار دیا ہے یا دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د)پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی کل تعداد اس وقت کتنی ہے،تمام ممبران سے ہونے والی ماہانہ کٹوتی کس بنک میں جمع ہو رہی ہے،اس پر کتنا منافع آرہا ہے،اصل رقم

اور منافع یہ رقم کہاں استعمال ہو رہی ہے، کیا حکومت ممبران کی کٹوتی کی رقم پر منافع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت نے 2018 کو اس فاؤنڈیشن کو ختم کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے جس کی وجہ سے مزید زمین نہیں خریدی جا رہی؟

(تاریخ وصولی 05 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 06 مئی 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے اشتہار دیا تھا۔ یہ اشتہار مورخہ 25 ستمبر 2013 کو ڈیلی سٹی 42 و روزنامہ دنیا اور 27 دسمبر 2013 کو نوائے وقت اخبار میں دیا گیا تھا۔ کاپی (تتمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے اس اشتہار پر کسی بھی فرد / ادارہ نے اراضیات کی فراہمی کے لئے رابطہ نہ کیا ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پر اراضیات حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اشتہار نہیں دیا۔ البتہ جہاں جہاں موزوں اراضی کا شاخسانہ ملا وہاں لینڈ کا عملہ بھیج کر مالکان اراضی کو پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پالیسی کے بارے دلائل دے کر آمادہ کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اب فاؤنڈیشن دوبارہ اخبار میں اشتہار دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی کل تعداد 111566 ہے۔ ممبران سے ہونے والی کٹوتی نیشنل بنک آف پاکستان کے کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے اور بینک کرنٹ اکاؤنٹ پر کسی بھی قسم کا منافع نہیں دیتا۔ بعد ازاں یہ رقم فاؤنڈیشن اپنے پروجیکٹس کے ترقیاتی و تعمیراتی کاموں اور انتظامی امور پر خرچ کرنے کے لئے حسب ضرورت بینک آف پنجاب میں رکھتی ہے۔ تاہم ان پر اگر کوئی منافع ہو تو وہ بھی اسکیموں کے ترقیاتی و تعمیراتی اور انتظامی امور کے اخراجات

میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ فاؤنڈیشن کے قانون پی جی ایس ایچ ایف ایکٹ 2004 (ترمیم شدہ سال 2013) میں ممبران کی کٹوتی پر منافع دینے کی کوئی شق موجود نہ ہے۔

(ہ) حکومت نے فاؤنڈیشن کو ختم کرنے کا کوئی حکم جاری نہ کیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن اراضی ملکیتی صوبائی حکومت حاصل کرنے کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ امید ہے جلد ہی فاؤنڈیشن کو پنجاب کے مختلف اضلاع میں اراضی ملکیتی صوبائی حکومت منتقل ہو جائے گی۔ اس اراضی کی منتقلی بحق فاؤنڈیشن کے کیسز کی کارروائی ضابطہ بورڈ آف ریونیو، پنجاب لاہور میں جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 مئی 2015)

گروپ انشورنس کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

***6787: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے تین فی صد گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام مدت ملازمت کے دوران اور ریٹائرمنٹ تک اپنی تنخواہ سے تین فی صد رقم کٹوانے کے باوجود ریٹائرمنٹ پر ان ملازمین کو گروپ انشورنس سے کوئی ادائیگی نہیں کی جاتی؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ملازمین سے ہونے والی اس زیادتی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 02 جون 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) یہ درست نہ ہے۔ پنجاب میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی میں کٹوتی مندرجہ ذیل سکیل کے بنیاد پر کی جاتی ہے:-

ماہانہ کٹوتی	سکیل
55.00	1 To 4

5 to 10	64.00
11 to 15	110.00
16	165.00
17	221.00
18	322.00
19	386.00
20 & Above	459.00

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے گروپ انشورنس کی کٹوتی حصہ الف میں دی گئی تفصیل کے مطابق ہوتی ہے اور گروپ انشورنس کی ادائیگی پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ویلفیئر فنڈآرڈیننس 1969 کے سیکشن 5(ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) کے تحت سرکاری ملازم کی وفات پر اسکے اہل خانہ کو کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت گروپ انشورنس کی ادائیگی پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ویلفیئر فنڈآرڈیننس 1969 کے تحت کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 ستمبر 2015)

صوبے میں ڈی سی اوز اور کمشنرز کی منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6975: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ڈی سی اوز اور کمشنرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، یہ اسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں، کس کس ضلع اور ڈویژن میں ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے کیا طریق کار ہے اور ان کی کیا کیا Requirement ہیں؟

(ج) اس وقت کس کس عہدہ/اسامی پر مطلوبہ گریڈ اور Requirement سے کم گریڈ کے افسران تعینات ہیں؟

(د) کم گریڈ کے افسران کی تعیناتی کی وجوہات کیا ہیں، کیا صوبہ میں اس گریڈ عہدہ کے حامل افسران کی کمی ہے۔

(تاریخ وصولی 08 اگست 2015 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

سرکاری ملازمین کو بوقت ریٹائرمنٹ انشورنس کی ادائیگی کا مسئلہ

*7108: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے سرکاری ملازمین سے متعلقہ گروپ انشورنس سکیم، واحد سکیم ہے جس کے حصول کے لئے ملازم کا دوران سروس یا بعد از ریٹائرمنٹ پانچ سال کے اندر فوت ہونا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران زندہ بچ جانے والے ملازمین مذکورہ انشورنس کی رقم سے محروم رہتے ہیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں زندہ بچ جانے والے ملازمین کی کٹوتی کی رقم کا استعمال کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ عرصہ کے بعد زندہ بچ جانے والے ملازمین کو دیگر انشورنس پالیسیوں کی طرز پر بوقت ریٹائرمنٹ رقم کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 16 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ پنجاب حکومت نے سرکاری ملازمین کے اہل خانہ کے لئے پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1969 کے تحت گروپ انشورنس کی سکیم جاری کی ہوئی ہے جس کے تحت سرکاری ملازم کے دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر وفات پاجانے پر اس کے اہل خانہ کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

(ب) جزو (الف) میں گروپ انشورنس سکیم کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ریٹائرمنٹ کے پانچ سال گزرنے کے بعد وفات پاجانے والے سرکاری ملازم کے لواحقین گروپ انشورنس کے حقدار نہیں ہوتے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی کٹوتی کی رقم گروپ انشورنس کمپنی کو جاتی ہے اور گروپ انشورنس کمپنی Agreement کے تحت کٹوتی کی بنیاد پر گروپ انشورنس کی رقم وفات پاجانے والے ملازمین کے لواحقین کو ادا کرتی ہے۔

(د) گروپ انشورنس سکیم کا دارومدار کٹوتی پر ہے۔ موجودہ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے بعد زندہ بچ جانے والے سرکاری ملازمین کے لواحقین کے لئے سکیم نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)</u>

<u>گزشتہ پانچ سال کے دوران گریڈ 1 تا 15 کے ملازمین کی انشورنس کٹوتی سے متعلقہ تفصیل</u>

*7109: <u>میاں طارق محمود</u>: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 11-2010 تا 15-2014 (پانچ سال) گریڈ ایک تا 15 کے سرکاری ملازمین سے گروپ انشورنس کی کٹوتی کی گئی رقم کی تفصیل اور ملازمین کی تعداد سال وائز بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں دوران سروس سرکاری ملازمین کے فوت ہونے کی صورت میں گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداد اور ادا کی جانیوالی رقم کی تفصیل سال وائز بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ہر ایک فوت شدہ سرکاری ملازم کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم میں مرحوم ملازم کی اپنی کٹوتی شدہ رقم کتنی تھی، اس رقم پر منافع کتنا تھا اور حکومت / انشورنس کمپنی کا حصہ کتنا تھا؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم کی انویسمنٹ سے حاصل ہونے والے منافع کی تفصیل سال وائز بیان فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کی انشورنس کی رقم کی کٹوتی، اس پر لگنے والے منافع اور مرحوم ملازمین کو ادا کی گئی انشورنس کی رقم کی تفصیل سال وائز بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 16 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف)اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ اکاوئنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس کی طرف سے گروپ انشورنس کی مد میں کٹوتی کی رقم مجموعی طور پر بتائی جاتی ہے جس میں علیحدہ سرکاری ملازمین کی تفصیل نہ ہوتی ہے۔تاہم مالی سال 2010-11تا2014-15 میں تمام سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کٹوتی شدہ	رقم مالی سال
910,930,987	01-07-2010 to 30-06-2011
917,039,931	01-07-2011 to 30-06-2012
943,389,419	01-07-2012 to 30-06-2013
1,030,078,207	01-07-2013 to 30-06-2014
868,443,553	01-07-2014 to 30-06-2015

نوٹ:سرکاری ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم کی ماہانہ تفصیل ضمیمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مالی سال 2010-11تا2014-15 میں دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے گروپ انشورنس کے کیسز کی تعداداور ادا کی جانے والی رقم کی تفصیل ضمیمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)گروپ اِنشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازم کے متعلقہ اکاؤنٹس آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اِطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر سے آتی ہے۔گروپ اِنشورنس کی رقم متعلقہ اِنشورنس کمپنی کو ادا کی جاتی ہے۔

(د)مذکورہ عرصہ میں کٹوتی کی گئی رقم بطور پریمیم انشورنس کمپنی کو ادا کر دی گئی اور کوئی اِنویسٹمنٹ نہ کی گئی ۔اس طرح اس رقم سے ویلفیئر فنڈ بورڈ نے کوئی منافع نہیں کمایا۔

(ہ)اِس جزکے جواب کے لئے جزو(ب)اور(د)کے جواب کو ملاحظہ فرمایا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 11اپریل2016)

دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کی گروپ انشورنس کی رقم و دیگر تفصیلات

*7122: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

مندرجہ ذیل چارٹ کے مطابق مالی سال 10۔2009 تا 14۔2013 (پانچ سال) سکیل 16 تا 22 دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین اوران کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات سال وائز بیان فرمائیں؟

مالی سال	تمام ملازمین گریڈ 16 تا 22 کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	رقم کی انویسٹمنٹ پر جمع سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملاز مین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم

(تاریخ وصولی 28 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 16 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازمین کے متعلقہ آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں آتی ہے۔ سکیل / گریڈ وائز تفصیل نہیں دی جاتی۔ دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے اہل خانہ کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات (ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

مالی سال	تمام ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس-BS-16to22	رقم کی انویسٹمنٹ پر سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم
2009-10	829,723,967	گروپ انشورنس کی رقم انویسٹ نہیں کی جاتی ہے۔	----	432	مرحوم ملازمین کی کٹوتی کی رقم علیحدہ مرتب نہ ہوتی ہے۔	260,245,777
2010-11	910,930,987	" " "	---	460	" " "	288,241,810

2011-12	917,039,931	" " "	---	471	" " "	308,894,692
2012-13	943,389,419	" " "	---	541	" " "	349,560,736
2013-14	1,030,078,2 07	" " "	--	588	" " "	379,279,771

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)

دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین کو گروپ انشورنس کی رقم دینے کی تفصیلات

***7124: ڈاکٹر نوشین حامد**: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مندرجہ ذیل چارٹ کے مطابق مالی سال 2009-10 تا 2013-14 (پانچ سال) سکیل 1 تا 15 دوران سروس فوت ہونے والے ملازمین اور ان کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات سال وائز بیان فرمائیں؟

مالی سال	تمام ملازمین گریڈ 1 تا 15 کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	رقم کی انویسٹمنٹ پر جمع سالانہ منافع	سالانہ کٹوتی کی رقم جمع سالانہ منافع	تعداد مرحوم ملازمین	مرحوم ملازمین کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	انشورنس کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم

(تاریخ وصولی 28 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 16 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر اعلیٰ

گروپ انشورنس کی کٹوتی سرکاری ملازمین کے متعلقہ آفس میں ہوتی ہے اور مجموعی کٹوتی کی اطلاع اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں آتی ہے۔ سکیل / گریڈ وائز تفصیل نہیں دی جاتی۔ دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے اہل خانہ کو دی جانے والی گروپ انشورنس کی رقم اور دیگر تفصیلات (ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال	تمام ملازمین کی کٹوتی شدہ	رقم کی انویسٹمنٹ	سالانہ کٹوتی	تعداد	مرحوم ملازمین	انشورنس کمپنی کی طرف

	رقم بابت گروپ انشورنس-BS 1to22	پر سالانہ منافع	کی رقم جمع سالانہ منافع	مرحوم ملازمین	کی کٹوتی شدہ رقم بابت گروپ انشورنس	سے دی جانے والی رقم BS-1 to 15
2009-10	829,723,967	گروپ انشورنس کی رقم انویسٹ نہیں کی جاتی ہے۔	----	3,113	مرحوم ملازمین کی کٹوتی کی رقم علیحدہ مرتب نہ ہوتی ہے۔	561,262,820
2010-11	910,930,987	" " "	---	2,910	" " "	545,805,029
2011-12	917,039,931	" " "	---	2,948	" " "	575,057,272
2012-13	943,389,419	" " "	---	3,182	" " "	625,633,513
2013-14	1,030,078,207	" " "	--	3,676	" " "	743,066,951

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)

پالیسی کے اصول کی رپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7210: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پالیسی کے اصول کی رپورٹ جو کہ رول 130 کے تحت سالانہ بنیادوں پر پیش کی جانی چاہیے آخری دفعہ کس سال رپورٹ ایوان میں میں پیش کی گئ؟

(ب) آئین کی دفعہ 36 کے تناظر میں حکومت نے سال 15-2014 میں کیا اقدامات کئے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 نومبر 2015 تاریخ ترسیل 28 دسمبر 2015)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور:۔ جی او آر III کی رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

*7238: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جی او آر III لاہور میں کتنی رہائش گاہیں ہیں۔ یہ کس کس گریڈ کے ملازمین کو الاٹ کی جا سکتی ہیں؟

(ب) ان رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ملازمین کے نام، محکمہ مع عہدہ و گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت کس کس رہائش گاہ میں کون کون سے افراد غیر قانونی رہائش پذیر ہیں، ان کے نام، رہائش کا نمبر اور وہ کب سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہیں۔؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس کالونی میں کافی رہائشی ایسے ہیں جو کہ غیر قانونی طور پر توسیع لیکر رہائش پذیر ہیں اور مزید توسیع کے لئے ان کے کیس اتھارٹی کے پاس ہیں؟

(ہ) کیا حکومت حاضر سروس ملازمین کی بہتری اور ان کو رہائش گاہوں کی فراہمی کے لئے ایسی غیر قانونی توسیع میں مزید ایکسٹینشن نہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2016)

جواب

وزیر اعلیٰ

(الف) جی او آر۔ تھری، شادمان میں کل 310 رہائش گاہیں، جن میں سے کیٹگری۔ بی کی 114 اور کیٹگری۔ سی کی 196 رہائش گاہیں ہیں۔ یہ رہائش گاہیں الاٹمنٹ پالیسی ، S&GAD 1997 (ترمیم شدہ۔ ۲۰۰۹) کے Appendix-iv میں مندرج عہدہ کے افسران کو الاٹ کی جاتی ہیں، جن کی تفصیل لف تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن کو مجاز اتھارٹی نے مزید رہائش کی اجازت دی ہوئی ہے وہ غیر قانونی رہائش کنندہ میں شمار نہیں ہوتے اور اس ضمن میں مجاز اتھارٹی نے جن کو مزید رہائش کی اجازت دی ہے ان کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سب کو توسیع نہیں دی جاتی۔ البتہ بعض رہائش کنندگان کے peculiar circumstances" کومدنظر رکھتے ہوئے بمطابق قانون مجاز اتھارٹی توسیع دیتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2016)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 12 اپریل 2016 | سیکرٹری

بروز جمعرات 14 اپریل 2016 بابت محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	شیخ علاؤالدین	3591
2	میاں محمد اسلم اقبال	2154
3	جناب احسن ریاض فتیانہ	6975۔3111
4	محترمہ خدیجہ عمر	5586۔5585
5	ڈاکٹر سید وسیم اختر	6074
6	جناب شہزاد منشی	6207
7	میاں طاہر	6261
8	جناب امجد علی جاوید	6787
9	میاں طارق محمود	7109۔7108
10	محترمہ راحیلہ انور	7122
11	ڈاکٹر نوشین حامد	7124
12	محترمہ شنیلا روت	7210
13	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	7238